روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۴-۳۹ | اتوار ۹ ر رمضان ۱۴۰۹ ھ، ۱۶ ر شہادت ۱۳۶۸ ہش، ۱۶ ر اپریل ۱۹۸۹ ء | نمبر ۸۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ
سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

" اللہ تعالیٰ نے صاف طور پر فرما دیا ہے کہ جو خدا سے محبت کرتے ہیں۔ اُسی سے ڈرتے ہیں، اسی سے امید رکھتے ہیں وہ ایک سلطان رکھتے ہیں۔ لیکن جو نفس کے تابع ہوتے ہیں ان کے پاس کوئی سلطان نہیں ہے جو محکم طور پر دل کو پکڑے۔ غرض انسان کا کوئی فعل اور قول ہو جب تک وہ سلطان کا پیرو نہ ہو، شرک کرتا ہے۔ پس ہم جو اپنی کارروائی کی دو طور پر اشاعت چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اور اس سے بڑھ کر کوئی شاہد نہیں ہو سکتا کہ کس قدر سچے جوش اور خالصۃً للہ اس کو پیش کرتے ہیں۔ ہمیں اتفاق نہیں ہوا کہ انگریزی میں لکھ پڑھ سکتے۔ اگر ایسا ہوتا تو ہم کبھی بھی اپنے دوستوں کو تکلیف نہ دیتے مگر اسمیں مصلحت یہ تھی کہ تا دوسروں کو ثواب کیلئے بلائیں ورنہ میری طبیعت تو ایسی واقع ہوئی ہے کہ جو کام میں خود کر سکتا ہوں اس کیلئے کسی دوسرے کو کبھی کہتا ہی نہیں۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۵۵)

" دنیا میں دو قسم کے تعلقات ہوتے ہیں۔ ایک جسمانی تعلقات جیسے ماں باپ بھائی بہن وغیرہ کے تعلقات۔ دوسرے روحانی اور دینی تعلقات۔ یہ دوسری قسم کے تعلقات اگر کامل ہو جائیں تو سب قسم کے تعلقات سے بڑھ کر ہوتے ہیں۔ اور یہ اپنے کمال کو تب پہنچتے ہیں جب ایک عرصہ تک صحبت میں رہے دیکھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو جماعت صحابہؓ کی تھی اسکے یہ تعلقات ہی کمال کو پہنچے ہوئے تھے۔ جو انہوں نے نہ وطن کی پرواہ کی اور نہ اپنے مال و املاک کی اور نہ عزیز و اقارب کی۔ یہاں تک کہ اگر ضرورت پڑی تو انہوں نے بھیڑ بکری کی طرح اپنے سر خدا کی راہ میں رکھ دیئے۔ وہ شدائد و مصائب جو ان کو پہنچ رہے تھے۔ ان کے برداشت کرنے کی قوت اور طاقت ان کو کیونکر ملی۔ اس میں یہی سر تھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تعلقات بہت گہرے ہو گئے تھے انہوں نے اس حقیقت کو سمجھ لیا تھا جو آپ لے کر آئے تھے۔ اور پھر دنیا اور اس کی ہر ایک چیز ان کی نگاہ میں خدا تعالیٰ کے لقاء کے مقابلہ میں کچھ ہستی رکھتی ہی نہیں تھی۔

یاد رکھو۔ جب سچائی پورے طور پر اپنا اثر پیدا کر لیتی ہے تو وہ ایک نور ہو جاتی ہے جو ہر ایک تاریکی میں اس کے اختیار کرنے والے کے لیے رہنما ہوتا ہے۔ اور ہر مشکل میں بچاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صہ ۲۶۴)

" یہ دعا ایک ایسی شے ہے جو عبودیت اور ربوبیت میں ایک رشتہ پیدا کرتی ہے۔ اس راہ میں قدم رکھنا بھی مشکل ہے۔ لیکن جو قدم رکھتا ہے۔ پھر دعا ایک ایسا ذریعہ ہے کہ ان مشکلات کو آسان اور سہل کر دیتا ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صہ ۲۷۴)

اخبار احمدیہ

سیدنا حضرت اقدس مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں آمدہ اطلاع کے مطابق پیارے آقا کی صحت خدا کے فضل و کرم سے اچھی ہے اور حضور تمام احباب کو محبت بھرا اسلام بھجواتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمارے محبوب امام کی ہر لمحہ تائید و نصرت فرمائے اور ہر مرحلے پر معجزانہ کامیابیاں عطا کرے اور حضور کو جلد کامیاب و کامران مرکز سلسلہ میں لائے۔

تقریب شادی

میرے چھوٹے بھائی عزیز مکرم مرزا وسیم احمد آفتاب ایم ایس سی شیزان انٹرنیشنل لاہور ابن مکرم مرزا محمد لطیف صاحب آف چونڈہ کی شادی خانہ آبادی بہمراہ عزیزہ فرحانہ محمودہ بنت مکرم ظفر اقبال صاحب، ظفر الیکٹرونکس، دارالنصر غربی ربوہ انجام پائی۔ مورخہ ۳۰ مارچ ۱۹۸۹ء کو ۴ بجے شام بارات خاکسار کے مکان سے زیر سرکردگی مکرم مولانا رشید احمد صاحب چغتائی سابق مربی سلسلہ شرق اوسط روانہ ہوئی۔ روانگی سے قبل انہوں نے دعا کرائی۔ مکرم ظفر اقبال صاحب کی رہائش گاہ پر محترم حافظ مظفر احمد صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ نے مبلغ چوبیس ہزار روپے حق مہر پر نکاح کا اعلان کیا۔ اس موقعہ پر مکرم حافظ صاحب نے مختصر خطبہ نکاح میں کہا کہ نئی صدی کے آغاز میں ہونے والے سب کام نہایت اہم ہیں اور یہ نکاح بھی نئی صدی کے آغاز میں ہونے والا میرے خاندان کا پہلا نکاح ہے۔ بعد ازاں انہوں نے دعا کرائی۔

اگلے روز خاکسار کے مکان پر دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا جہاں مولانا محمد ابراہیم بھامڑی صاحب صدر محلہ دارالنصر غربی نے دعا کرائی۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے مبارک اور ثمر ثمرات حسنہ کرے۔

(مرزا خلیل احمد قمر۔ وقف جدید ربوہ)

خاکسار کی والدہ محترمہ پچھلے کئی دنوں سے بیمار ہیں بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ خاندان حضرت بانی سلسلہ اور احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(امتیاز احمد لنگاہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی ربوہ
قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۶ر شہادت ۱۳۶۸ہش — ۱۶ر اپریل ۱۹۸۹ء

ستم بالائے ستم

کوئی شخص رات کے اندھیرے میں کسی کے گھر کو آگ لگا کر جلا دے یا سینڈھ لگا کر سامان چرا لے جائے تو کہا جا سکتا ہے کہ پولیس قبل از وقت کیا کر سکتی تھی اس آگ لگانے یا چوری کرنے کو کس طرح روک سکتی تھی۔ اگرچہ اس کا یہ فرض تو بنتا ہے کہ بعد میں اس جرم کا ارتکاب کرنے والے کو تلاش کرے اور قرار واقعی سزا دلوائے۔ لیکن ننکانہ صاحب میں تو حد ہی ہو گئی ہے۔ ایک نہیں دو نہیں پورے چھ گھر مکمل طور پر جلا دیئے گئے۔ سترہ گھروں پر حملے کئے گئے۔ سامان باہر نکال کر جلایا بھی اور جو نہ نکالا جا سکا اسے کمروں کے اندر ہی توڑا پھوڑا بھی گیا۔ یہ سب کچھ طلبہ کی تنظیموں اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اراکین کی کارروائی تھی۔ متعدد احمدیوں کو زدوکوب بھی کیا گیا۔

ستم بالائے ستم کہ چند ہی روز پہلے جب احمدیہ جماعت کے افراد نے سرکاری افسروں کو بتایا کہ وہ خطرہ محسوس کرتے ہیں تو انہیں یہ کہہ کر گھروں کو بھیج دیا گیا کہ وہ حالات سے باخبر ہیں اور بات بڑھنے کی صورت میں حالات کی خرابی سے نمٹنے کے لئے دیگر اضلاع سے پولیس کی اضافی نفری بلا لی گئی ہے آپ لوگ بے فکر رہیں۔

ہم پوچھتے ہیں کہ مقامی پولیس جو حالات سے آگاہ تھی اور اضافی پولیس جو بگڑتے ہوئے حالات کو قابو میں لانے کے لئے بلائی گئی تھی کہاں تھی۔ یہ ساری کارروائی کوئی چند لمحوں کی بات تو تھی نہیں کہ پولیس چوکی سے اٹھتے اٹھتے یہ سب کچھ ہو چکا ہوتا۔ اس ساری کارروائی پر خاصہ وقت لگا اور اس سارے عرصہ میں حالات کو "درست" کرنے کے لئے کوئی آگے نہ آیا۔ امن پسند ہونے کی وجہ سے ہم خاموش رہیں مار یں کھائیں اور نقصان اٹھائیں تو یہ الگ بات ہے ورنہ ہم بھی اتنے ہی پاکستانی ہیں جتنے کوئی دوسرے لوگ۔ ایسا وقت نہ آنے دیجئے کہ ہمیں خود اپنا دفاع کرنا پڑے۔ افسران بالا فوری طور پر توجہ اس طرف مبذول کریں۔ اسی میں سب کی بہتری ہے۔

ہمیں مرنا بھی آتا ہے ہمیں جینا بھی آتا ہے
خوشی کے راز داں کو زہرِ غم پینا بھی آتا ہے
وفورِ شوق میں گھائل بھی ہو سکتے ہیں ہم لیکن
دفاعِ ذات میں ہر زخم کا سینا بھی آتا ہے

ابو الاقبال

○

تو اس مرے چھوٹے سے عمل کی جو جزا ہے
مولیٰ! تری اس دین کا کس کس کو پتہ ہے

مَیں کیوں نہ کروں اس کی زمانے میں منادی
ہر دادِ و دہش سے کہیں بڑھکر یہ عطا ہے

اپنی تو کوئی چیز بھی چھوڑی نہیں مَیں نے
چھوڑا ہے وہی کچھ جو مجھے تُو نے دیا ہے

اس بھوک نے صد شکر تری بھوک لگا دی
تو میری رگِ جاں سے قریب آنے لگا ہے

ڈھل جائے مِرے دل کا نہاں خانہ کچھ ایسے
مَیں آپ سمجھ لوں کہ یہ فردوس نما ہے

بخشی مجھے اِک دولتِ بے پایاں عطا کر
ہر بات میں دل صدق و صفا ڈھونڈ رہا ہے

جس راہ پہ چلنے کی وہ کرتے ہیں منادی
رہبر کا اسی راہ میں نقشِ کفِ پا ہے

وابستہ ہوں دامانِ محمدؐ سے بہر طور
دار و رسن و طوق و سلاسل بھلا کیا ہے

کیوں میری عقیدت سے الجھتے ہیں یہ نادان
مانوں گا اُسی کی جو مرا راہنما ہے

وہ عرش سے اترے تو لپٹ جاؤں گا ان سے
مَیں نے تو نسیمؔ آج یہی عہد کیا ہے

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صحافت ارتقائی منزلوں میں

جناب شیخ محمد احمد صاحب پانی پتی

(قسط نمبر ۲ آخر)

دور سوم ہنگامہ ۱۸۵۷ء سے لیکر پہلی جنگ عظیم تک

ہنگامہ ۱۸۵۷ء کے بعد بھی کچھ عرصہ تک اخباروں کی زبان وہی رہی جس کے نمونے اوپر دیئے جا چکے ہیں۔ تا آنکہ ۱۸۶۸ء میں سرسید نے علی گڑھ سے اخبار "سائنٹفک سوسائٹی" جاری کیا۔ اس اخبار کے اجراء سے اخبار نویسی کے ایک نئے دور کا آغاز ہوا۔ اخباری زبان نہایت شستہ اور ہر قسم کے تکلفات سے صاف ہونے لگی۔ سرسید نے اس اخبار میں تنقید اور تبصرہ کے ایسے اسلوب اختیار کئے جن سے زیر بحث معاملات کے متعلق آزادانہ اظہار رائے بھی ہو سکے اور حکام کو بھی ناراض ہونے کا موقع نہ دیا جائے۔ سرسید جہاں آزادی تحریر کے پرجوش حامی تھے وہاں اس چیز کو بھی سخت ناپسند کرتے تھے کہ صحافت میں تمام اخلاقی اقدار کو پس پشت ڈال کر اپنے مخالفین کے لئے گفتنی و ناگفتنی الفاظ استعمال کئے جائیں۔ اور جب حکومت کی طرف سے احتساب کیا جائے تو آزادئ صحافت کے نام پر دہائی مچادی جائے۔ ان کے اخبار کے سرورق پر جو دو فقرے مستقل طور پر لکھے جاتے تھے ان سے معلوم ہوتا ہے وہ آزادی تحریر کے مقابلہ میں افراط و تفریط کو کس قدر ناپسند کرتے تھے وہ فقرے مندرجہ ذیل ہیں:۔

"جائز رکھنا چھاپے کی آزادی کا ہے کام ایک دانا سیاست کا! اور برقرار رکھنا اس آزادی کا ہے کام ایک آزاد رعیت کا"

زبان کی سادگی، تحریر کی متانت اور حکام پر جائز تنقید سرسید کے اخبارات کی خصوصیات تھیں۔ بطور نمونہ ان کی تحریر کا اقتباس درج کیا جاتا ہے جو انہوں نے لارڈ نارتھ بروک وائسرائے ہند کے استعفیٰ پر رائے زنی کرتے ہوئے لکھی تھی۔

"ہم لارڈ نارتھ بروک صاحب بہادر کے عہد حکومت کی نسبت عموماً نہایت تعظیم تکریم کے ساتھ کوئی بات کہنا چاہتے ہیں اور گو یہ تفرقی ہر بڑودہ کے مقدمے میں صاحب ممدوح سے غالباً غلطی ہوئی۔ اور ہمارے نزدیک بھی اس میں خلاف دور اندیشی طریقہ اختیار کیا گیا۔ جیسا کہ قحط کے معاملہ میں غلطی ہوئی تھی اور اس میں چند امور خلاف دوراندیشی اختیار کئے گئے تھے۔ مگر ان دونوں صورتوں میں صاحب ممدوح کا اصل منشاء نہایت عمدہ اور عالی تھا۔
(علی گڑھ انسٹی ٹیوٹ گزٹ ۱۷ مارچ ۱۸۷۹ء)

سرسید کے علاوہ لکھنؤ سے پنڈت نول کشور نے "اودھ اخبار" جاری کر کے اردو اخبار نویسی کی بہت بڑی خدمت سرانجام دی۔ پہلے یہ ہفتہ وار تھا۔ اور ۱۸۷۷ء میں روزانہ ہوا۔ اور اس کو اردو کا پہلا روزنامہ ہونے کا شرف حاصل ہے۔

جس زمانہ میں یوپی میں سرسید اور پنڈت نول کشور اخبار نویسی کو ایک نئے سانچے میں ڈھال رہے تھے اسی زمانہ میں پنجاب میں بھی اخباربینی کے ذوق کو عام کرنے کی کوشش کی جارہی تھی۔ اس کامیاب کوشش کا سہرا پنڈت مکند رام کے سر ہے جنہوں نے ۱۸۷۱ء میں لاہور سے "اخبار عام" جاری کرنا شروع کیا۔ پنڈت مکند رام پہلے "کوہ نور" میں ملازم تھے۔ پھر وہاں سے الگ ہو کر اپنا علیحدہ اخبار جاری کیا۔ "اخبار عام" حقیقی معنوں میں اخبار تھا اور اس کی قیمت بھی کم تھی۔ پہلے یہ ہفتہ وار تھا اس کے بعد ہفتہ میں دو اور پھر تین مرتبہ اور اس کے بعد روزانہ شائع ہونے لگا۔ اس اخبار کی ایک دلچسپ خصوصیت یہ تھی کہ ایک زمانہ میں کہ جس میں یک سطری خبریں شائع ہوا کرتی تھیں اور ساتھ ہی اس خبر پر ایڈیٹر کی طرف سے تبصرہ بھی ہوتا تھا۔ مثلاً:۔

"ہوشیارپور کی جامع مسجد سے ایک مولانا صاحب جوتیاں چراتے ہوئے پکڑے گئے۔ لعنت"

"موضع فرید پور میں چھ موٹے مسٹنڈے آدمیوں نے ایک غریب نحیف و نزار میراثی مار مار کر ادھ موا کر دیا۔ شاباش این کار از تو آید و مرداں چنیں کنند"

"لاہور کے محلہ ستھاں کے ایک جوتشی نے عظیم ہیئت دان ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ تو گدھی کمہار کی تجھے رام سے کوتھ" وغیرہ وغیرہ۔

خبروں اور ان تبصروں کا یہ انوکھا طریق اخبار سے ہی شروع ہوا اور اسی پر ختم ہو گیا۔

انیسویں صدی کے اواخر میں اخباری زبان منجھ کر بے حد صاف ہو گئی تھی۔ خبروں سے قصہ کہانی کا رنگ بالکل جاتا رہا تھا۔ اور صحیح معنوں میں زبان پر اخباریت کا اثر مسلط ہو چکا تھا۔ انیسویں صدی کے اواخر اور بیسویں صدی کے شروع میں بے شمار اخبارات جاری ہوئے لیکن چونکہ ملک میں کسی قسم کا شوق و شغف نہ تھا اس لئے اخباروں اور رسالوں کا دائرہ عمل صرف تعلیمی، ادبی، ثقافتی اور معاشرتی اصلاح و ترقی تک محدود تھا۔ خبر رسانی کے ذرائع بھی چونکہ ابھی تک کسی حد تک محدود ہی تھے اس لئے ہندوستانی اخبارات خبروں کے معاملہ میں دوسرے ترقی یافتہ ملکوں کے اخباروں سے کافی حد تک پیچھے تھے۔

دور چہارم۔ پہلی جنگ عظیم سے لے کر تقسیم ہند تک

پہلی جنگ عظیم سے کچھ عرصہ قبل جنگہائے طرابلس و بلقان اور جنگ عظیم کے بعد ترکی سلطنت کے حصے بخرے کرنے کی وجہ سے ہندوستان کے مسلمانوں میں زبردست جوش و خروش پیدا ہو گیا۔ اخباری دنیا کے لئے یہ فضا نہایت سازگار ثابت ہوئی۔ اخبارات نے جلی سرخیوں کے ساتھ ان ملکوں کے مسلمانوں پر ظلم و ستم کی خبریں شائع کرنی شروع کیں۔ چونکہ قدرتی طور پر ہندوستان کے مسلمانوں کو اپنے ان مظلوم بھائیوں سے ہمدردی اور دلچسپی تھی۔ اس لئے انہیں جوش دلانے کے لئے اخبارات میں شعلہ بار مضامین اور اداریئے لکھے جانے لگے۔ ان مضامین اور اداریوں سے اور کوئی فائدہ ہوا یا نہ ہوا البتہ یہ ضرور ہوا کہ مسلمانوں میں سیاسی شعور پیدا ہونا شروع ہو گیا۔ جنگ عظیم کے بعد مانٹیگو چیمسفورڈ اصلاحات نے جلتی پر تیل کا کام دیا۔ یہاں کے لوگ ترکی کی سلطنت کے حصے بخرے کرنے کی وجہ سے پہلے ہی آتش زیر پا ہو رہے تھے ان اصلاحات سے اور زیادہ بھڑک اٹھے۔ جس کا نتیجہ ۱۹۱۹ء میں پنجاب میں مارشل لاء اور امرتسر میں جلیانوالہ باغ کی فائرنگ کی صورت میں نمودار ہوا اخبارات کے لئے اس سے بہتر اور کون سا موقع ہو سکتا تھا۔ سیاسی لیڈر جلسوں میں دھواں دار تقریریں کر کے ہندوستانیوں کے جذبات کو ابھار رہے تھے۔ ادھر اخبارات قلم کے ذریعہ وہی کام سرانجام دے رہے تھے۔ اس دور کی صحافت کا دائرہ عمل صرف انگریزوں کے خلاف لوگوں کے جذبات بھڑکانے تک محدود نہ تھا بلکہ باہمی اختلافات کو ہوا دینا بھی ان کے فرائض میں شامل تھا۔ اس حقیقت سے کون انکار کر سکتا ہے کہ ہندوؤں اور مسلمانوں میں باہمی نفرت و عداوت کی آگ بھڑکانے میں اخبارات کا بھی اتنا ہی حصہ ہے جتنا سیاست دانوں کا۔

جہاں یہ بات خوش کن ہے کہ اس دور میں اخبارات نے لوگوں کے سیاسی شعور کو ترقی دینے، آزادی کی جد و جہد کے لئے انہیں تیار کرنے، مسائل قومی پر بحث و تمحیص کرنے، حکام و عوام کے درمیان ضروری مفاہمت کرانے، اور عوام کی شکایات کو حکمرانوں تک پہنچانے میں قابل قدر کارہائے نمایاں سرانجام دیئے۔ وہاں اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ لوگوں کے اخلاق بگاڑنے اور مذہبی اور سماجی تفرقہ انگیزی پیدا کرنے میں بھی صحافت کا حصہ کچھ کم نہیں۔

اس دور میں خبر رسانی کے ذرائع وسیع سے وسیع تر ہو جانے کی وجہ سے خبروں کا معیار کہیں سے کہیں پہنچ گیا۔ تار اور وائرلیس کے عام ہو جانے کی وجہ سے بیرونی ممالک اور اندرون مملکت کی خبریں پل کے پل میں اخبارات کے دفاتر تک پہنچنے لگیں۔ ہر اخبار کی کوشش یہ ہوتی تھی کہ اس کے اخبار میں تازہ ترین اور مفصل خبریں ہوں۔ خبروں کے حصول میں ہر اخبار دوسرے سے گوئے سبقت لے جانے کی کوشش کرنے لگا۔ بڑے بڑے اخبارات نے خبر رساں ایجنسیوں کے ذریعے خبریں لینے کے علاوہ ہر اہم شہر میں اپنے خاص نامہ نگار مقرر کرنے شروع کئے۔ تاکہ وہ اپنے قارئین کو ایسی خبریں پہنچا سکیں جو دوسرے اخباروں میں انہیں نہ ملیں۔

دور پنجم۔ تقسیم کے بعد کی صحافت

تقسیم ہند کے بعد صحافت نے اور زیادہ ترقی کی۔ پاکستان بننے سے پہلے مسلمان اخبارات خبر رساں ایجنسیوں کی خدمات بہت کم حاصل کرتے تھے۔ نیز انکے خاص نامہ نگاروں کی تعداد نہ ہونیکے برابر تھی۔ لیکن اب ہر اخبار ضروری سمجھتا ہے کہ وہ نہ صرف دنیا کی بڑی بڑی خبر رساں ایجنسیوں کی خبریں حاصل کریں بلکہ ان خبر رساں ایجنسیوں کی مہیا کردہ خبروں کے علاوہ ایسی خاص خبریں بھی چھاپیں۔ جو کسی دوسرے اخبار میں نہ چھپی ہوں۔ اس غرض کے لئے اخبارات نے مقامی سٹاف رپورٹروں کے علاوہ چھوٹے بڑے شہروں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں اپنے نامہ نگار مقرر کر رکھے ہیں جو ہر اہم واقعہ کی اطلاع فوراً اپنے اخبار کو دے دیتے ہیں۔ خبروں کے علاوہ قومی اور بین الاقوامی خبروں کا پس منظر بھی بیان کیا جاتا ہے۔ نیز ان پر مضامین چھاپے جاتے ہیں۔

تقسیم سے پہلے اخبارات کے گیٹ اپ یعنی خبروں کی ترتیب اور ان کی پیشکش میں فن کارانہ حسن کی طرف کوئی خاص توجہ نہیں جاتی تھی۔ لیکن اب ہر اخبار ضروری سمجھتا ہے کہ خبریں اس طرح دی جائیں کہ لوگوں کی توجہ ان کی طرف خود بخود کھنچی چلی جائے۔ نسخ خط، جلی حروف اور کھلے حروف میں خاص خاص خبریں دی جاتی ہیں بڑی خبروں پر جلی حروف میں عنوانات دے دیئے جاتے ہیں۔ اور اس بات کا خاص لحاظ رکھا جاتا ہے کہ قارئین کو محض عنوانات پڑھنے سے ہی خبر کے مندرجات کا علم ہو جائے۔

جہاں تک زبان کا تعلق ہے۔ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس میں ترقی کی بجائے تنزل ہوا ہے۔ تقسیم سے پہلے لوگ اخباروں کو محض خبروں کے لئے نہیں بلکہ زبان سیکھنے کیلئے بھی پڑھا کرتے تھے۔ صحافیوں کے لئے ادیب ہونا ضروری ہوتا تھا۔ ان صحافیوں نے زبان کے لحاظ سے اردو صحافت کو بلند درجے تک پہنچا دیا تھا۔ لیکن اب ایسا نہیں ہے۔ اب صحافیوں کے لئے صحافت کے اصولوں سے واقف ہونا اولین شرط ہے۔ ادیب ہونا شرط نہیں۔ اس کا نتیجہ ہے کہ زبان کے لحاظ سے اردو صحافت روز بروز تنزل کی طرف جا رہی ہے۔

یہ ہے اردو صحافت کے ارتقاء کی بہت مختصر تاریخ۔

ضرورتِ معلمین

نظارت اصلاح وارشاد مقامی میں معلمین کی کچھ اسامیاں خالی ہیں۔ دلچسپی رکھنے والے اور خدمتِ دین کے خواہشمند دوست اپنی درخواستیں فوری طور پر نظارت اصلاح وارشاد مقامی کو بھجوائیں ایسے دوستوں کا میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔ استثنائی صورت میں مڈل پاس کی درخواست بھی زیرِ غور لائی جا سکتی ہے

(ناظر اصلاح وارشاد مقامی)

دینِ متین کے دفاع میں جماعت احمدیہ کی ایک امتیازی شان کا اظہار

سلمان رشدی کی کتاب کے خلاف جماعت احمدیہ کی بھرپور کوششوں کا ایک جائزہ

مکرم عطاء المجیب صاحب راشد امام بیت الفضل لندن

جماعت احمدیہ کا مقصدِ تاسیس الٰہی دین کی خدمت اور اشاعت ہے۔ جماعتِ احمدیہ کی سو سالہ تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ شروع دن سے لیکر آج تک جماعتِ احمدیہ ان مقاصد کی تکمیل میں ہمہ تن مصروف رہی ہے اور اللہ نے چاہا تو اس وقت تک مصروفِ عمل رہے گی جب تک یہ دونوں مقاصد پوری طرح پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچ جاتے۔

حضرت بانی سلسلہ اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام میں فرماتے ہیں:۔

" خوش اور مبارک زندگی وہی زندگی ہے جو الٰہی دین کی خدمت اور اشاعت میں بسر ہو "

اور حق یہ ہے کہ آپکی ساری زندگی اس قول کی جیتی جاگتی تصویر کے طور پر بسر ہوئی اور یہی کیفیت آپ کے سب جانشینوں کی رہی اور آج اس کیفیت کا بہترین نمونہ ہمارے پیارے امام حضرت مرزا طاہر احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ذات میں نظر آتا ہے۔

خدمت واشاعتِ دین متین کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی مساعی اللہ تعالیٰ کے فضل سے کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ دنیا کے دور دراز ملکوں میں دین متین کو متعارف کروانے کا سہرا اور اعزاز جماعت کو حاصل ہے۔ اس سلسلہ میں افراد جماعت کی جانی، مالی، قلمی اور لسانی خدمات کا باب اس قدر وسیع ہے کہ اس پر سینکڑوں کتابیں لکھی جا چکی ہیں۔ اپنے اور بیگانے ان بے لوث خدمات کے معترف اور مداح ہیں۔

خدمتِ دین مبین کا ایک اور پہلو بھی بہت نمایاں طور پر جماعت احمدیہ کی تاریخ میں نظر آتا ہے اور وہ ہے دینِ مبین کا دفاع اور اسکی عظمت و سربلندی کیلئے مؤثر کوشش۔ یہ پہلو بہت اہمیت کا حامل ہے۔ اس کے بغیر خدمت کا تصوّر نامکمل رہتا ہے اور بعض صورتوں میں تو دفاعی کوششیں وقت کا سب سے اہم تقاضا بن جاتی ہیں اور اس اعتبار سے ذرا سی غفلت، سستی یا پہلوتہی مجرمانہ غفلت اور سخت نقصان کا موجب بن جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ چشم فلک نے ہمیشہ ہی جماعت احمدیہ کو دفاع کے اس میدان میں پیش پیش، ہمہ تن مصروف اور ہر محاذ پر سینہ سپر پایا۔

حضرت بانیٔ سلسلہ کی زندگی پر طائرانہ نگاہ ڈالی جائے تو یہ ایمان افروز منظر نظر آتا ہے کہ جہاں کہیں کسی مخالف یا معاند نے دین متین پر، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر، قرآن کریم پر یا ان سے متعلقہ کسی بات پر کوئی اعتراض کیا تو جو جری پہلوان سب سے پہلے میدان دفاع میں اترا وہ آپ ہی کا مبارک وجود تھا۔ آپ نے اپنی زوردار تحریرات کے ذریعہ حقِ مدافعت اس خوبی سے ادا فرمایا کہ حق اپنی پوری شوکت سے جلوہ گر ہوا اور باطل اپنی سب نحوستوں کے ساتھ بھاگ نکلا۔ خاص طور پر عیسائیوں اور آریوں کے حملوں کے جواب میں آپکی کارروائی ایسی مؤثر تھی کہ اپنے اور بیگانے سب اس کامیاب دفاع پر آپ کی تعریف میں رطب اللسان تھے۔ لاریب آپ اس میدان میں ایک فتح نصیب جرنیل تھے۔ غیروں کا دیا ہوا یہ خطاب آپ کی دفاعی خدمات کا منہ بولتا اعتراف ہے۔

حضرت بانی سلسلہ کی ان دفاعی خدمات کی طرف سرسری اشارہ کرنے کے بعد، اختصار کی خاطر درمیانی عرصہ کی شہرۂ آفاق دفاعی خدمات کو چھوڑتے ہوئے، یہ ذکر کرنا چاہتا ہوں کہ جماعت احمدیہ کی پہلی صدی کے اختتام سے عین قبل ایک معاند اور بدباطن شخص سلمان رشدی کی رسوائے زمانہ کتاب "شیطانی آیات" کی اشاعت نے جماعت احمدیہ کو دفاع کے میدان میں ایک بار پھر سرگرم عمل کر دیا۔ اس میں بھی خدا تعالیٰ کی کوئی حکمت نظر آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ صدی کے اختتام پر جب جماعت احمدیہ کی پوری صدی پر پھیلی ہوئی خدمات کے تذکرے ہوں تو دین متین کے دفاع میں جماعت احمدیہ کی بے لوث اور مؤثر خدمت کا ایک تازہ نمونہ دنیا کے سامنے آئے اور یہ حقیقت ایک بار پھر آشکار ہو جائے کہ حقیقی تڑپ اور درد سے بیقرار ہو کر دفاع کے فریضہ کو پورے تقدس اور اہتمام سے ادا کرنے والی یہی جماعت ہے جس کا اوڑھنا بچھونا ہی خدمت و اشاعت اور دفاع دینِ متین ہے۔

اس انتہائی لچر اور غلیظ کتاب کے خلاف سب سے پہلے جماعت احمدیہ برطانیہ کی طرف سے صدائے احتجاج اکتوبر ۱۹۸۸ء میں بلند کی گئی۔ ایک قرارداد مذمت پاس کی گئی جس کی اخبارات میں اشاعت ہوئی۔ حضرت امام جماعت احمدیہ مرزا طاہر احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس موضوع پر ۲۴، فروری اور ۳، مارچ ۱۹۸۹ء کو دو بصیرت افروز تفصیلی خطبات جمعہ ارشاد فرمائے اور کتاب کی شدید مذمت کرتے ہوئے احتجاج کی صحیح راہوں کی نشاندہی فرمائی۔ ۲۲، فروری کو محمود ہال لندن میں معززین برطانیہ کے ایک اجتماع میں ایک سوال کے جواب میں آپ نے اس موضوع پر روشنی ڈالی۔ بعد ازاں آپ نے سنڈے ٹائمز، بی بی سی ریڈیو فور اور ایل بی سی ریڈیو نمائندگان کو اس موضوع پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تفصیلی انٹرویو دیئے نیز انگریزی میں ایک تفصیلی بیان میں اس زہریلی کتاب پر کڑا محاسبہ کیا۔ ان بیانات کی برطانیہ میں وسیع اشاعت کی جا رہی ہے تاکہ اہل برطانیہ کو صحیح مؤقف سے آگاہی ہو سکے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ کی طرف سے ایک اور مؤثر اور بہت دیرپا نیک اثرات پیدا کرنے والی مفید کوشش یہ ہوئی ہے کہ حضور انور کی ایک معرکۃ الآراء کتاب "مذہب کے نام پر خون" کا ایک نظر ثانی شدہ ایڈیشن مفید اضافہ جات کے ساتھ انگریزی زبان میں ایک برطانوی فرم کی طرف سے عنقریب شائع ہو رہا ہے۔ حالات حاضرہ کی مناسبت سے اضافہ جات کی وجہ سے کتاب کی افادیت میں مزید اضافہ ہو گیا ہے۔ شائع کرنے والی فرم نے ابھی سے اعلان کر دیا ہے کہ یہ کتاب اس موجودہ صورتِ حالات میں دینِ حق کے نقطہ نظر کو سمجھنے کے لئے بہترین راہنما ثابت ہو گی۔ قلم کا جواب قلم کے ذریعہ دیکر شیطانی خیالات کو پاش پاش کرنے کی یہ شاندار مثال ہے جو حضور انور کے دستِ مبارک سے عنقریب منصۂ شہود پر آنے والی ہے۔

حضور انور کی راہنمائی اور ہدایت میں دنیا بھر کی احمدی جماعتیں اس زہریلی کتاب کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنے کے ساتھ ساتھ صحیح طریق عمل کی نشاندہی کر رہی ہیں جو قرآن مجید پر مبنی ہے۔ اس سلسلہ میں برطانیہ کے ایک ملک میں اب تک جو کرنے کی توفیق ملی ہے اسکا مختصر تذکرہ ذیل میں درج ہے۔

مکرم آفتاب احمد خان صاحب امیر جماعت برطانیہ کا ایک بیان وانڈز ورتھ بورو نیوز میں شائع ہوا۔

مکرم چوہدری رشید احمد صاحب نے پانچ مختلف اخبارات کو اس سلسلہ میں انٹرویو دیئے۔ مکرم چوہدری عبد الغفور صاحب کا ایک خط اخبار میں شائع ہوا۔ مکرم عبد الباری ملک صاحب کے مختلف بیانات مقامی اخبارات میں شائع ہوئے۔ خاکسار نے ہالینڈ کے ایک معروف ہفت روزہ اخبار ELSEVIER کو انٹرویو دیا ان سب بیانات میں اس شیطانی کتاب کی شدید مذمت کرتے ہوئے اصل حق کے جذبات کی بھرپور ترجمانی کی گئی۔

اخبارات کے علاوہ ریڈیو کے ذریعہ بھی آواز سامعین تک پہنچانے کے مختلف مواقع ملے۔ مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق نے کاؤنٹی ساؤنڈ ریڈیو پر انٹرویو دیا جو سرے SURREY کاؤنٹی اور نواحی علاقوں میں سنا جاتا ہے۔ مکرم عبد الرحمٰن صاحب آف ماریشس نے مانٹریال (کینیڈا) کے ریڈیو کو فرانسیسی زبان میں انٹرویو دیا۔ مکرم رجب علی صاحب اور عبد الباری ملک صاحب نے مقامی ریڈیو پروگراموں میں شرکت کی۔ برمنگھم جماعت نے بھی ریڈیو پروگراموں میں جماعت کے نقطۂ نظر کو بیان کیا۔ خاکسار کو گریٹر لندن ریڈیو کے ایک لائیو LIVE پروگرام میں شمولیت کا موقع ملا اور کافی تفصیل سے اس موضوع پر تبصرہ کا موقع ملا۔

یہ امر قارئین کے لئے دلچسپی سے خالی نہ ہو گا کہ اس کتاب سے پیدا ہونے والی صورت حال پر تبصرہ کرتے ہوئے انگلستان کے ایک پادری نے عجیب بیان دیا کہ یہ لوگ ایک طرف تو یہ کہتے ہیں کہ اس کتاب سے ان کے جذبات مجروح ہوئے ہیں اور دوسری طرف خود ایسا لٹریچر شائع کرتے ہیں جو ہمارے جذبات کو ٹھیس پہنچاتا ہے مثلاً یہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے بلکہ بعد میں کشمیر آکر طبعی وفات پائی ہے وغیرہ۔ ریڈیو پر نشر ہونے والے اس بیان کی اطلاع ملنے پر فوری طور پر ان سے رابطہ کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسی رات ایل بی سی لندن ریڈیو پر اس بارہ میں انٹرویو کی صورت پیدا ہو گئی۔ خاکسار نے سات منٹ کے انٹرویو میں بتایا کہ ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لاتے ہیں ان پر دیگر انبیاء کی طرح ایمان لانا ہمارے مذہب کا حصہ ہے کس طرح ممکن ہے کہ ہم ان کی شان میں گستاخی کریں۔ مختلف سوالات کے جواب میں کافی تفصیل سے جماعتی مؤقف بیان کرنے کی توفیق ملی۔ انٹرویو دیکر نکلا تو برطانیہ کے مشہور ریڈیو نیٹ ورک آئی آر این کی نمائندہ خاتون کو منتظر پایا۔ انہوں نے بھی اسی موضوع پر میرا انٹرویو ریکارڈ کیا جو سارے برطانیہ میں نشر کیا گیا۔ خاکسار کو کاؤنٹی ساؤنڈ ریڈیو پر بھی انٹرویو دینے کا موقع ملا۔

ریڈیو کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ٹیلی ویژن کے پروگراموں میں شمولیت کا بھی موقع دیا۔ برطانیہ میں ایک بہت مقبول پروگرام ہے جو اس کے پروڈیوسر کے نام سے معروف ہے۔ بی بی سی ٹیلی ویژن کے اس کلرائے KILROY پروگرام میں خاکسار نے شمولیت کی اور مختصر طور پر اس کتاب کی مذمت کی اور اس کی وجوہات بیان کیں۔ ایک اور نادر موقع اللہ تعالیٰ نے اس طرح پیدا کیا کہ جب کتاب کے مصنف کے خلاف قتل کا فتویٰ دیا گیا تو کینیڈا کے ٹیلی ویژن سی ٹی وی والوں نے رابطہ کیا اور اسی رات فوری طور پر خاکسار کا انٹرویو لیا۔ خاکسار نے اس کتاب کی پرزور مذمت کی اور مضمرات کے حوالہ سے اسکی وجوہ بیان کیں نیز بتایا کہ قرآن مجید قتل و غارت اور خونریزی کی تعلیم نہیں دیتا۔ جماعت احمدیہ آزادیٔ رائے کی ضرور قائل ہے لیکن سب مذاہب کی مقدس ہستیوں کا احترام لازم ہے۔ یہ انٹرویو فوری طور پر سٹیلائٹ کے ذریعہ کینیڈا میں ریکارڈ کیا گیا اور اسی رات قومی خبروں میں نشر ہوا۔

اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس کی توفیق سے دفاعِ دینِ متین کا سلسلہ جاری ہے بلکہ دنیا کے سب ممالک میں اس علم کو ہمیشہ کی طرح سربلند رکھا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کی اس امتیازی شان کو ہمیشہ قائم و دائم رکھے۔

تقریبِ شادی

خاکسار کی بیٹی عزیزہ امۃ القدوس نزہت کا نکاح ۱۰؍فروری ۱۹۸۹ء کو بیت المبارک میں عزیزم مکرم کریم احمد حیات صاحب سے پڑھا گیا۔ ۱۶؍دسمبر کو ربوہ میں رخصتی ہوئی اور ۲۰؍جنوری کو عزیزہ اپنے خاوند اور خوشدامن کے ساتھ لنڈن روانہ ہو گئی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت بنائے۔

(میاں عبد الحیؒ سابق مربی انڈونیشیا)

سچا نبی اس کا نام ہے جس کی سچائی کی ہمیشہ تازہ بہار نظر آئے۔
ـــ حضرت اقدس بانی سلسلہ

ولادت

• اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے میری بیٹی عزیزہ شہزادہ خانم اہلیہ ناصر احمد صاحب باجوہ ہمبرگ مغربی جرمنی کو بیٹے سے نوازا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پیدائش سے پہلے ہی نومولود کا نام والدین کی درخواست پر "راشد احمد" تجویز کیا اور صرف بیٹے کا نام ہی تجویز کیا۔ کیسے خدا اپنے بندے کے لفظوں کی لاج رکھتا ہے اور دعاؤں کو سنتا ہے۔

احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ راشد احمد کو صحت والی لمبی عمر عطا کرے اسے جماعت کے لئے مفید وجود بنائے اور خاندان کیلئے برکتوں کا باعث ہو۔

ممتاز احمد باجوہ۔ لاہور

• اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کی بڑی بیٹی عزیزہ امۃ الحلیم رفعت اہلیہ مکرم نذیر احمد شاہ صاحب آف پھگلہ کو ۳۰؍دسمبر ۱۹۸۸ء کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔ پیارے آقا نے بچی کا نام "صباحت سوسن" رکھا ہے۔

احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو والدین کے لئے قرۃ العین بنائے اور صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔

(میاں عبد الحیؒ سابق مربی انڈونیشیا)

اعلانِ وفات

میری والدہ صاحبہ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ زوجہ اللہ رکھا صاحب مورخہ ۲۴/۳/۸۹ کو فضل عمر ہسپتال میں وفات پا گئیں تھیں موصوفہ موصیہ تھیں نمازِ جنازہ بعد از نمازِ عصر بیت المبارک میں مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور نے پڑھائی۔ تدفین کے بعد مکرم محمد احمد ثاقب صاحب نے دعا کروائی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترمہ والدہ صاحبہ کے درجات بلند فرمائے اور جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور تمام پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔

عبد الرحمٰن عاجز۔ گوجرانوالہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حالاتِ حاضرہ

(ماہ مارچ ۱۹۸۹ء)

مارچ کے مہینے میں اخباری دنیا نے اپنے قارئین کو جو اہم خبریں پیش کیں ان کا خلاصہ ہم اپنے قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔

فروری کے مہینے کی خبروں کا خلاصہ مارچ کے پہلے ہفتہ میں الفضل میں شائع کیا گیا تھا۔

★ مارچ کا مہینہ اس خبر سے شروع ہوا کہ پاکستان کے ساحل پر امریکہ نے ۲½ گھنٹے تک جنگی مظاہرہ کیا اور یہ بھی بتایا گیا کہ امریکہ افغان عبوری حکومت کو براہِ راست امداد نہیں دے گا۔ امداد پاکستان کے ذریعے مجاہدین کو ملے گی۔

★ ایک خبر مارچ کے پہلے ہی دن اخبارات میں یہ تھی کہ سپریم کورٹ نے اینٹی قادیانیت آرڈیننس کے خلاف اپیل سماعت کے لئے منظور کر لی ہے۔

ہمارے قارئین اس بات سے یقیناً واقف ہونگے کہ اس آرڈیننس کے مطابق اس وقت ہزاروں احمدی کسی نہ کسی کیس میں ملوث کئے جا چکے ہیں۔

★ بعض علماء کی اس سلسلے میں جدوجہد کہ بے نظیر کو عورت ہونے کے ناطے سے وزیراعظم ہونے کا کوئی حق نہیں۔ ان اخباری بیانات کو پڑھ کر محترمہ بے نظیر بھٹو نے بیان دیا کہ علماء کی معتبری مشکوک ہے یہ پہلے جھوٹے تھے یا اب جھوٹے ہیں۔ بات یہ ہے کہ اس سے قبل وہ محترمہ فاطمہ جناح کے حق میں ووٹ ڈال چکے ہیں۔ محترمہ فاطمہ جناح صدر ایوب کے مقابلے میں کھڑی ہوئی تھیں۔ اور اگر منتخب ہو جاتیں تو باقاعدہ صدر بنتیں۔

★ پنجاب میں طلباء یونینوں کے انتخابات کی تاریخ مقرر کر دی گئی۔ یہ انتخابات تبایا گیا کہ ۹ مارچ کو ہونگے۔

★ رشدی کی کتاب شیطانی آیات کے متعلق بھی خبریں شائع ہوتی رہیں۔ ایک خبر یہ تھی کہ رشدی کے حامیوں پر حملوں کے بعد واشنگٹن میں کرفیو نافذ کر دیا گیا۔

★ بعض حلقوں میں اس خیال کا اظہار کیا جاتا رہا کہ موجودہ وفاقی حکومت ۵ سال پورے نہ کر سکے گی اور مڈٹرم الیکشن منعقد کروانا پڑیں گے۔ لیکن وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے اس کا دوٹوک جواب دیتے ہوئے اخبارات کو بتایا کہ مڈٹرم الیکشن کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

★ محکمہ تعلیم نے فیصلہ کیا کہ کوئی غیر طالب علم تعلیمی ادارے میں نہیں جا سکے گا نہ کوئی سیاستدان تعلیمی اداروں میں خطاب کر سکے گا۔

★ ہمارے قارئین کے لئے یہ خبر دلچسپی کا باعث ہو گی کہ طاہر القادری نے اتفاق مسجد میں خطبہ جمعہ بند کر دیا ہے اور کہا ہے کہ مجھے اگر کوئی شکایت ہو تو میں انہیں معاف کرتا ہوں اور اگر انہیں ہے تو میں معذرت خواہ ہوں۔ نواز شریف برسرِ اقتدار ہیں۔ بھلے لمحے میں خطبہ جمعہ کا سلسلہ بند کرتا ہوں۔ یہ بات انہوں نے اتفاق مسجد میں آخری خطبہ دیتے ہوئے کہا

★ فنانشل ٹائمز کی یہ خبر بھی اخبارات نے دہرائی کہ پاکستان ہیروئن تیار کرنے والوں کی سب سے بڑی پناہ گاہ ہے۔

★ اسلامی انقلاب نے دھمکی دی کہ رشدی سامنے نہ آیا تو برطانیہ کے شراب خانوں کو بھی ختم کر دیا جائیگا۔ انہوں نے برطانوی وزیرخارجہ اور وزیر داخلہ کو قتل کی بھی دھمکی دی۔

★ اس وقت سب سے زیادہ پریشانی یہ ہے کہ وفاقی حکومت اور صوبائی حکومت پنجاب میں کشیدگی ہے۔ وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے بیان دیا کہ پنجاب میں کشیدگی جلد ختم ہو جائیگی۔ اور انہوں نے یہ بھی کہا کہ گھبرانے کی کوئی بات نہیں

سلمان رشدی کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ سلمان رشدی کے مسئلے پر کچھ لوگوں نے امن وامان کا مسئلہ کھڑا کرنا چاہا۔ سابقہ دور میں رشدی کو دورہ پاکستان کی دعوت دی گئی تھی۔

★ پنجاب اور وفاق کی کشیدگی کے سلسلے میں میاں نواز شریف وزیراعلیٰ پنجاب کو جناب صدر کی خدمت میں یہ درخواست دینی پڑی کہ وہ ریڈیو اور ٹی وی کو ان کے اور انکے صوبے کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے سے روکیں۔ انہوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ پیپلز پارٹی ٹی وی اور پریس کو ذاتی ملکیت کی طرح استعمال کر رہی ہے۔

★ مارچ کے دوسرے ہفتے میں طلباء کے متحارب گروپوں میں فائرنگ ہوئی جس سے ۹ افراد زخمی ہوئے اور ٹیکسی میں ۱۰ سے زائد کاریں تباہ ہوگئیں۔

کہتے ہیں کہ ایم۔اے۔او کالج کے باہر بھی آتشیں ہتھیار استعمال کئے گئے۔ کیمپس کے قریب طلباء نے دو بسوں کو نذرِ آتش کیا۔ دو پٹرول پمپ تباہ کئے اور اس سلسلے میں ۲۹ طلباء گرفتار کئے گئے۔

★ بی بی سی نے پاکستانی سیاست پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ محترمہ بے نظیر کا ذاتی طور پر احترام کرنے والے سٹیفن سولارز بھی ۱½ ارب ڈالر کے ۶۰، لڑاکا ایف ۱۶، طیارے طلب کرنے پر ناراض نظر آتے ہیں۔

★ اوچ شریف کے موضع گکن میں مبینہ طور پر قرآن پاک کے نسخے کو آگ لگانے والے شخص کو لوگوں نے زدوکوب کر کے زخمی کر دیا جو بعد ازاں گذشتہ روز وکٹوریہ ہسپتال بہاول پور میں زخموں کی تاب نہ لا کر جاں بحق ہو گیا۔ کہتے ہیں کہ ہزاروں مشتعل افراد نے ملزم کو اوچ شریف کی حوالات سے باہر نکال کر اس کی پٹائی کی تھی۔

★ کراچی میں مزید ۸ افراد مارے گئے۔ فوج کی موجودگی میں بھی رات بھر فائرنگ ہوئی۔ لانڈھی میں بھی فوج طلب کر لی گئی۔ کرفیو زدہ علاقوں میں کاروبارِ زندگی مکمل طور پر معطل رہا۔ مشتعل افراد نے آئل ٹینکرز کو نذرِ آتش کر دیا۔

★ پنجاب میں گریڈ ۱۶ تک عمر کی رعائت دی گئی۔ گورنر ٹکا خان نے اپنے اختیارات نواز شریف کو سونپ دیئے۔

★ سیالکوٹ کی عدالت میں ایک سینئر وکیل خواجہ سرفراز احمد پر ضلع کچہری میں قاتلانہ حملہ ہوا۔ یہ حملہ محمد اسلم قریشی نے کیا۔ ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن سیالکوٹ کے اراکین بار کے ایک سینئر رکن یعنی خواجہ سرفراز پر ضلع کچہری میں قاتلانہ حملہ کے خلاف احتجاج کے طور پر وکلاء عدالتوں میں پیش نہیں ہوئے۔ بار کا ایک احتجاجی جلسہ زیرِ صدارت چوہدری منور حسین وڑائچ صدر بار ہوا جس میں قاتلانہ حملے کی شدید مزمت کی گئی اور فیصلہ کیا گیا کہ ملزم محمد اسلم قریشی کی طرف سے مقدمے کی پیروی کے لئے سیالکوٹ سے کوئی وکیل پیش نہیں ہوگا۔ انتظامیہ سے مطالبہ کیا گیا کہ مقدمے کا چالان عدالت میں ۷ یوم کے اندر پیش کیا جائے اور ایک ماہ کے اندر اندر فیصلہ سنایا جائے۔ اس موقعہ پر اسد اللہ خان باجوہ۔ ایم نعیم اللہ خان۔ شیخ ربانی محمد نواز سلیریا۔ ملک ممتاز حسین رانا الطاف احمد اور صدر بار چوہدری منور حسین وڑائچ پر مشتمل ایک پینل تشکیل دیا گیا جو مقدمے میں استغاثے کی مدد کریں گے۔

★ پنجاب وومن لائیرز فورم کے سیمینار سے خطاب کرنے والوں نے کہا مولوی ملک میں آمریت چاہتے ہیں۔ پادری۔ پنڈت اور مُلّا کی عقل آدھی ہوتی ہے۔ اس لئے کوئی آج تک سربراہِ مملکت نہیں بن سکا۔ مولوی اسی صورت میں سربراہِ مملکت بننے کے حق دار ہوں گے جب وہ متفقہ شریعت بل بنا کر دکھائیں۔ جدید علوم سے نابلد مولویوں اور شاہ ولی اللہ مجدد الف ثانی اور علامہ شبیر عثمانی جیسے علماء میں بہت فرق ہے۔ کوئی بھی مولوی صرف ایک فرقے کی نمائندگی کر سکتا ہے۔

★ سپریم کورٹ نے اس توہین عدالت کی درخواست پر اس رائے کا اظہار کیا ہے۔ کہ عبوری دور کے صدارتی اقدامات برقرار ہیں۔

حاجی سیف اللہ کیس میں عدالت کا فیصلہ واضح ہے۔ حکومت کا پریس نوٹ فیصلے سے مطابقت نہیں رکھتا۔ ایسے معاملات نہ اٹھائے جائیں۔ جو صورت حال کو گھمبیر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بنانے کا باعث بنیں۔ مسئلہ صرف تقریروں کا نہیں حلقہ بندیوں اور تناسخی کارڈوں کے آرڈیننس کا مسئلہ بھی اٹھے گا۔ انہیں کالعدم قرار دے کر انتخابات کا وجود خطرے میں نہیں ڈالا جا سکتا۔

★ سرحد میں نئے گورنر کی تقرری پر بات چلتی رہی۔ اے این پی نے اپنے گورنر کا نام پیش کر دیا۔ آفتاب شیرپاؤ بے نظیر سے منظوری حاصل کرنے کے لئے اسلام آباد پہنچ گئے۔ موجودہ گورنر گلستان جنجوعہ بھی دارالحکومت میں ہے۔ اے این پی کی طرف سے صرف چوبیس گھنٹے کی مہلت۔ یہ بھی کہا گیا کہ سرحد میں اے این پی کا گورنر آئے گا۔ یا حکومت ٹوٹ جائے گی۔

★ ایک دلچسپ خبر یہ بھی تھی کہ ترکی میں دوپٹہ نہ اوڑھنے کے قانون کی وجہ سے ترکی اور ایران کے درمیان سفارتی تنازعہ پیدا ہو گیا ہے۔ ترکی کے ذرائع نے یہ الزام لگایا ہے کہ اس قانون کے باعث ہونے والے مظاہرے ایرانیوں نے کئے ہیں۔ یا کر رہے ہیں۔

★ پنجاب کی صوبائی اسمبلی میں میاں نواز شریف نے اعتماد کا ووٹ حاصل کر لیا۔ انہوں نے کہا کہ نہ مرکز میں شریک اقتدار ہوں گے نہ پنجاب میں کسی کو شریک کریں گے۔

★ صدر غلام اسحق کے ایک بیان سے پتہ چلا کہ پنجاب اور مرکز میں تنازعہ ختم کرنے کی کوششیں کامیاب رہی ہیں۔

★ وزیراعظم بے نظیر بھٹو جب لاہور پہنچیں تو گورنر پنجاب جنرل ٹکا خان وزیر اعلیٰ پنجاب جناب نواز شریف اور ان کی کابینہ کے ارکان نے لاہور ائیرپورٹ پر ان کا استقبال کیا۔
میاں نواز شریف نے بیان دیا کہ ماضی کو بھول کر مرکز کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھاتا ہوں۔

★ ایک امریکی جریدے کی اس خبر کو بھی نمایاں جگہ دی گئی کہ جنرل ضیاء کے طیارے کے عملے کو اعصاب شکن کیمیکل سے مفلوج کر دیا گیا تھا یہ ویسا ہی کیمیکل تھا جسے مغربی جرمنی کی ایک فرم نے غیر قانونی طور پر امریکہ میں فروخت کیا۔ اعصاب شکن مادہ جہاز کو کنٹرول کرنے والے آلات اور ہیڈ فون میں رکھا گیا۔

★ روس نے پاکستان کو جنگ کی دھمکی دے دی۔ وانسٹوٹ نے اپنی پریس کانفرنس میں کہا کہ افغانستان کی جنگ علاقائی جنگ کی شکل اختیار کر سکتی ہے۔ پاکستانی جرنیل جنگ کی قیادت کر رہے ہیں۔ یاد رہے کہ پاکستان نے ہمیشہ اس بات کی تردید کی ہے کہ کوئی پاکستانی افغانستان میں مجاہدین کے ساتھ مل کر جنگ کر رہا ہے۔

★ کراچی ایک دفعہ پھر شرپسندوں کی زد میں۔ ملیر کراچی میں شرپسندوں کی فائرنگ سے ۹ افراد ہلاک۔ ۹ افراد زخمی ہو گئے۔ شرپسندوں نے وقفے وقفے سے گلیوں اور سڑکوں پر فائرنگ کی۔ قاتل فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ ملیر کا غیر سرکاری کرفیو نافذ کر دیا گیا۔

★ عالمی بنک نے وفاقی حکومت کو ہدایت کی ہے کہ جونیجو کا ۵ نکاتی پروگرام جاری رکھا جائے نام بدلنے کی اجازت ہے۔

★ آئندہ مالی بجٹ سے تمام عوامی سکیموں کو پیپلز ورکس پروگرام کے تحت لایا جائے گا۔

★ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا " نوجوانوں کو کیا ہو گیا ہے۔ وہ بندوقیں لے کر نکل آئے ہیں۔ انہوں نے کتنے انسانوں کو ان کے پیاروں سے دور کر دیا ہے۔ ان کے عزیزوں سے چھین لیا ہے۔ ہم مسیحاؤں کے درمیان بیٹھے ہیں۔ مگر دوسری طرف کچھ بندوقچی بلا وجہ لوگوں کی جانیں لے رہے ہیں۔ گولی چلانے والے نہیں دیکھتے کہ مرنے والا امیر ہے یا غریب۔ ملیر میں ہونے والی قتل و غارت اسی علاقے کے کسی شخص کی کارروائی ہے" یہ محترمہ بینظیر بھٹو نے آغا خان یونیورسٹی میں ہونے والے سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔

★ اکیس مارچ کو بعض روزناموں نے یہ خبر اپنے پہلے صفحے پر ۵-۶ کالم میں پھیلائی کہ قادیانیوں کے جشن پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ اس سے اگلے روز ضلع کے حکام انتظامیہ اور پولیس نے ربوہ کے عمائدین سے ملاقاتیں کرنے کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ جشن پر ہر قسم کی پابندی لگا دی جائے۔ سڑکوں پر دروازے نہ بنائے جائیں۔ بینرز نہ لگائے جائیں۔ عمارات کی دیواروں پر کچھ لکھا نہ جائے۔ مٹھائی نہ خریدی جائے۔ کھانا تقسیم نہ کیا جائے۔ لوگ اچھے اچھے کپڑے پہن کر اس بات کا اظہار نہ کریں کہ وہ جشن منا رہے ہیں اور ایسی ہی بعض دوسری باتیں جو پہلے الفضل میں آ چکی ہیں حکم کے طور پر جاری کر دی گئیں۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ اس پابندی کی وجہ سے جشن اس طرح تو نہ منایا جا سکا جس طرح منائے جانے کا پروگرام تھا۔ لیکن احمدیوں کے دلوں کی خوشی کو کون چھین سکتا تھا۔ انہوں نے اپنے گھروں میں اپنے رشتہ داروں کی دعوتیں کیں۔ نئے کپڑے پہنے اور خوشی کا اظہار کیا۔ خوشی اس بات کی کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کو ایک سو سال پورے ہو گئے ہیں۔ اور اب ہم احمدیت کی دوسری صدی میں داخل ہو رہے ہیں۔ اس بات کو دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی کہ ہم دوسری صدی میں داخل ہوں۔ یہ کہ ۱۸۸۹ء سے ۱۹۸۹ء تک سو سال پورے ہو گئے ہیں اس پر دنیا بھر کی کوئی طاقت کسی قسم کی پابندی عائد نہیں کر سکتی۔ یہ سو سال گذر چکا ہے دوسری صدی شروع ہو چکی ہے۔ ایک کروڑ سے زائد احمدی افراد خدا کے فضل سے نہایت خوشیوں کے ساتھ اور ذمہ داری کے احساس کے ساتھ دوسری صدی میں داخل ہو چکے ہیں۔

★ پاکستان کے ایک اہم سیاستدان سے باتیں کرتے ہوئے صدر مملکت غلام اسحق خان نے کہا میں غلام اسحق ہوں جنرل ضیاء نہیں۔ آئین کے تحت جو میرے اختیارات ہیں میں اچھی طرح جانتا ہوں۔ سیاست دانوں کو بھی اپنے رول کا احساس ہے۔

★ یوم پاکستان پر جو ایوارڈ دیئے دیئے گئے۔ ان کے متعلق یہ بات خاص طور پر سامنے آئی کہ صدر ضیاء کی طرف سے نامزد کردہ چھبیس ملکی و غیر ملکی شخصیتوں کے ایوارڈ روک دیئے گئے۔ جن افراد کو ایوارڈ نہیں دیئے گئے ان میں مرار جی ڈیسائی۔ کالڈ ویز۔ وان برگر۔ زیڈ اے سلہری۔ الطاف حسین قریشی۔ م۔ش۔ مظفر وارثی۔ اور جان شیر خان شامل تھے۔

★ یوم پاکستان کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے محترمہ بے نظیر بھٹو وزیر اعظم پاکستان نے پاک فوج کے لئے تمغۂ جمہوریت پیش کیا۔

★ وطن چھوڑ کر جانے والے مری قبیلے کے افراد کو عام معافی دے دی گئی۔

★ آٹھویں ترمیم نے جمہوریت کی شکل تباہ کر دی۔ ہم تمام سیاسی پارٹیوں سے مل جل کر آئین کو اصل شکل دینا چاہتے ہیں۔ ہم فیڈریشن پر یقین رکھتے ہیں۔ علیحدگی پسندوں کو ہر محاذ پر شکست دیدی ہے۔ ہماری حکومت میں ریڈیو پر اپوزیشن لیڈروں کی آواز اور ٹیلی ویژن پر چہرے نظر آ رہے ہیں۔ یہ سب کچھ وزیراعظم نے قوم سے خطاب کے دوران کہا۔

★ اس مہینے عوامی نیشنل پارٹی کے سربراہ خان عبدالولی خان کے بیرونی دنیا میں سربراہان مملکت کو لکھے گئے خطوط کا خاصا تذکرہ رہا۔

★ پتہ چلا ہے کہ اسلام آباد سے کراچی تک تباہی پھیلانے کا کوئی منصوبہ بنایا گیا تھا۔ ہزاروں کی تعداد میں بم۔ میزائل۔ راکٹ لانچر ٹینک شکن بم اور کارتوس اور بھاری مقدار میں گولہ بارود پکڑا گیا۔ تخریب کاروں کے خاص گروہ کا سرغنہ گرفتار کر لیا گیا۔

درخواست دعا

• خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیز احمد صاحب طاہر کراچی کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے اور ٹانگ کی ہڈی کا فریکچر ہو گیا ہے۔ ڈاکٹروں نے آپریشن کر کے ٹانگ میں راڈ ڈال دی ہے۔

احباب کرام سے نہایت عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے عزیز موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

سعید احمد ناصر۔ وکالت تصنیف
تحریک جدید ربوہ

• عزیزہ متین انجم صاحبہ دختر مکرم چوہدری محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ ڈسکہ نے بی۔ اے میں کامیابی کی خوشی پر بیوت الذکر میں مبلغ -/۱۷۰ روپے ادا کئے ہیں۔
احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اس کامیابی کو خاندان و جماعت کے لئے بہت بابرکت فرمائے اور مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔

قائمقام وکیل المال اول

پتہ درکار ہے

محترمہ سعدیہ اعجاز صاحبہ اہلیہ چوہدری اعجاز نصر اللہ خان صاحب وصیت ۲۲۱۸۸ آف اسلام آباد کے موجودہ ایڈریس کے بارہ میں اگر کوئی صاحب جانتے ہوں تو نظارت بہشتی مقبرہ کو فوری مطلع فرمادیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزہ صرف میرے لئے ہے

حضرت ابوہریرةؓ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ابن آدم کا ہر عمل اس کے لئے ہوتا ہے سوائے روزوں کے۔ روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا صلہ دیتا ہوں اور روزے ڈھال ہیں۔ پس جس دن تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو وہ فحش کام نہ کرے اور نہ جہالت کی بات کرے اور اگر کوئی گالی دے یا جھگڑے تو جواب میں کہدے کہ میں روزہ سے ہوں۔ اور قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمدؐ کی جان ہے روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بہتر ہے۔ روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں جب وہ روزہ افطار کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور جب وہ اپنے رب سے ملاقات کرے گا تو روزہ کی وجہ سے خوش ہوگا

(بخاری کتاب الصوم)

بڑوں کا ادب کرنے سے شعور میں جلاء پیدا ہوتی ہے۔ اور یہ جلاء ذہن کو تیز کرتی ہے۔ اور ذہن کی تیزی معاشرہ میں کامیابی کے قریب سے قریب تر لے آتی ہے۔

اپنے اموال کو بے دریغ خدا کی راہ میں خرچ کرکے اس سے بے انتہا فضل حاصل کریں۔

(ناظر مال)

قادیان کے قدیمی (مشہور) دواخانہ کے دو مشہور تحفے

قادیان کا قدیمی مشہور تحفہ
سُرمہ نور رجسٹرڈ
چھوٹی شیشی ۵ روپے، بڑی شیشی ۱۰ روپے

سُرمہ نور والوں کا
نورانی کاجل
چھوٹی شیشی ۵ روپے، بڑی شیشی ۱۰ روپے

شفاخانہ رفیقِ حیات (رجسٹرڈ)
گولبازار۔ ربوہ — فون ۷۷۷
ٹرنک بازار۔ سیالکوٹ

پتھری گردہ کورس
KIDNY STONE COURSE
۴۰ روزہ کورس قیمت ۱۵۰/-
لٹریچر ۳/- کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوائیں
کیور ٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون: سیلز ۷۷۱ : کلینک ۶۰۶ : رہائش ڈاکٹرز ۶۰۷

تحریک وقفِ زندگی و داخلہ جامعہ احمدیہ

امرائے اضلاع / صدران / مربیان و معلمین کرام توجہ فرمائیں

اس سال جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلبہ کا انٹرویو میٹرک کے نتیجہ کے بعد اگست ۶۹ء میں ہوگا۔ معین تاریخ کا اعلان بعد میں کر دیا جائے گا لیکن انٹرویو سے پہلے امیدواران کے وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے بارہ میں ضروری کوائف مکمل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ابھی سے درخواستیں وکالت دیوان کو بھجوا دی جائیں۔

۱۔ براہِ مہربانی آپ اپنے حلقہ کے ایسے احمدی نوجوانوں کو، جو امسال میٹرک، ایف اے، بی اے اور ایم اے کے امتحان دے رہے ہیں یا دے چکے ہیں وقفِ زندگی اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے تحریک فرمائیں۔ اور اپنے حلقہ سے زیادہ سے زیادہ طلبہ کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے بھجوانے کی کوشش فرمائیں۔

۲۔ نیز یہ کہ جماعت کے ایسے ذہین، ہونہار، خدمتِ دین کا شوق رکھنے والے مخلص نوجوان آئیں جن کے اخراجات کا زیادہ سے زیادہ بوجھ ان کے والدین یا سرپرست خود اٹھا سکیں تو بہتر ہے۔

۳۔ زندگی وقف کرنے اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی خواہش رکھنے والے نوجوانوں کو ہدایت فرمائیں کہ وہ امتحان یا نتیجہ کا انتظار نہ کریں بلکہ ابھی سے مقامی جماعت کے امیر یا صدر صاحب کی وساطت سے درخواستیں وکالتِ دیوان تحریک جدید ربوہ کو ارسال فرمائیں۔

سیدنا حضرت فضل عمر وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"میں جماعت کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنے اخلاص کا ثبوت دے اور نوجوان زندگیاں وقف کریں ہر احمدی گھر سے ایک نوجوان ضرور اس کام کے لئے پیش کیا جائے۔ مدرسہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے ہر سال کم از کم پچاس طالب علم آنے چاہئیں۔ سَو ہوں تو بہتر ہے۔"

قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث جامعہ احمدیہ میں طلبہ کی تعداد کو دیکھتے ہوئے فرماتے ہیں:

"جس تعداد میں نوجوان جامعہ احمدیہ میں داخل ہوتے ہیں اور ایک لمبا عرصہ تک تعلیم حاصل کرکے باقاعدہ مربی بنتے ہیں اسے دیکھتے ہوئے مَیں سمجھتا ہوں کہ وہ ہماری ضرورت کے ہزارویں حصہ کو بھی پورا نہیں کر سکتے"۔

ہمارے موجودہ امام کا ارشاد ہے کہ:

"آئندہ سَو سالوں میں دینِ حق نے جس کثرت سے ہر جگہ پھیلنا ہے اس کے لئے لاکھوں تربیت یافتہ غلام چاہئیں ایسے واقفین زندگی چاہئیں جو خدا کی راہ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہوں۔ ہر طبقہ زندگی سے کثرت کے ساتھ واقفین زندگی چاہئیں۔ ہر ملک سے واقفین زندگی چاہئیں"۔

جامعہ احمدیہ میں طلبہ کی تعداد بڑھانے کے لئے مجلس مشاورت ۱۹۶۱ء کا فیصلہ ہے کہ

"ہر ضلع کی جماعت ۲۵۰ چندہ دہندگان پر کم از کم ایک میٹرک پاس طالب علم جامعہ احمدیہ میں برائے تعلیم بھجوائے"۔

امید ہے آپ ائمہ جماعت کے ارشادات اور مجلس مشاورت کے فیصلہ کے مطابق اپنے حلقہ سے زیادہ سے زیادہ طلباء کو جامعہ احمدیہ میں بھجوانے کی کوشش فرمائیں گے۔

اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی میں زیادہ سے زیادہ برکت عطا فرمائے اور ہم سب کو اپنے فضل سے زیادہ سے زیادہ مقبول خدمتِ دین کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
نرینہ اولاد سے محروم
بے اولاد۔ اٹھرا
سوکھا۔ گرمی
گیس کا علاج کرنیوالے
محمود آباد ۳
نزد شبینہ ڈاکخانہ
کراچی ۴۴
ہر ماہ کی ۱۹ سے ۲۳ تاریخ تک حکیم عبدالحمید اعوان مطب میں حاضر ہوتے ہیں